درس حدیث
مولانا مشتاق احمد

جمعۃ المبارک کی فرضیت

’’عَنْ جَابر بن عبداللّٰہ قَال خَطَبَنَا رسولُ اللّٰہ ﷺ فقال یا ایّھا الناسُ تو بوااِلی اللّٰہِ قَبلَ اَنْ تَمُوتُوا وَبَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَۃِ قبل اَنْ تُشْغَلُوْا وَصِلُوْا الَّذِی بینکم وَبَین ربّکم بِکثرۃِ ذکرکُم لہ و کثرۃ الصدقۃ فی السرّ والعلانیۃِ تُرزقوا وتُنصَرُوا وتُجْبَرُوا واعلموا ان اللّٰہ قد افترض علیکم الجمعۃ فی مقامی ھٰذا فی یومی ھٰذا فی شھری ھٰذا من عامی ھٰذا الی یوم القیامۃ فمن ترکھا فی حیاتی اوبعدی ولہ امام عادل او جائرٍاستِخْفَافاً بھا ا جحوداً لھا فلا جمع اللّٰہ لہ شملہ ولا بارک لہ فی امرہ اَلا وَلَاصلا ۃ لہ ولا زکوٰۃ لہ ولا حجّ لہ ولا صوم لہ ولا برّ لہ حتّٰی یتوب فمن تاب تاب اللّٰہ علیہ الا تؤمَّنَّ امرأ ۃ رجلاً ولا یؤم اعرابیّ مھاجرًا ولا یؤم فاجر مؤمنا الا ان یقھرۃ بسلطان یخاف سیفہ و سوطہ‘‘. (باب فی فرض الجمعۃ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر۱۰۸۱)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں حضور ﷺ نے خطبہ دیا پس آپ نے فرمایا: اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرو، دنیوی مصروفیات سے پہلے نیک کام کرنے میں جلدی کرو اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ یاد کرنے کے ساتھ اور اعلانیہ و پوشیدہ طور پر بکثرت صدقہ کرنے کے ساتھ اپنے رب کے ساتھ تعلق پیدا کرو۔ تمہیں رزق دیا جائے گا، تمہاری مدد کی جائے گی، تلافی مافات کی جائے گی۔ جان لو بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر جمعہ فرض کیا ہے اس دن اس مہینہ اور اس سال سے لے کر قیامت تک۔ پس جس نے نماز جمعہ چھوڑ دی میری زندگی یا میرے بعد اور اس کا امام عادل ہو یا غیر عادل ہو جمعہ کی پروانہ کرتے ہوئے یا اس کا انکار کرتے ہوئے، اللہ اس کے متفرق کاموں کو جمع نہ کرے اور اس کے لیے اس کے کاموں میں برکت نہ دے۔ اس کی نماز، زکوۃ، حج، روزہ اور کوئی نیکی قبول نہیں ہے جب تک وہ توبہ نہ کرے۔ جو توبہ کرے گا اللہ اسکی توبہ قبول نہ کرے گا۔ خبردار کوئی عورت کسی مرد کی، کوئی دیہاتی کسی مہاجر کی اور کوئی فاسق کسی مؤمن کی امامت نہ کرے مگر اس صورت میں کہ بادشاہ اسے مجبور کرے، اسے بادشاہ کی تلوار اور کوڑے کا خوف ہو۔

اس حدیث سے درج ذیل امور معلوم ہوتے ہیں

(۱) توبہ کا حکم: موت سے پہلے پہلے گناہوں سے توبہ کرنی چاہیے اور چونکہ موت کا وقت کسی کو معلوم نہیں ہے اس لیے گناہوں سے توبہ کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور انسان توبہ سے محروم رہ جائے۔

(۲) اعمال صالحہ کا حکم: اس سے پہلے کہ دنیوی مصروفیات انسان کا گھیراؤ کرلیں فرصت وفراغت سے فائدہ اٹھا کر نیک اعمال کرنے چاہئیں۔ یہ نفلی عبادات کے متعلق حکم ہے فرض عبادات تو چاہے کتنی ہی مصروفیات کیوں نہ ہوں، کسی حال میں معاف نہیں ہیں۔

(۳) اللہ تعالیٰ کا مقرب بننے کا حکم: ایک مسلمان کو اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تعلق مضبوط کرنا چاہیے۔ یہ تعلق مضبوط کرنے کے دو طریقے حضور ﷺ نے ارشاد فرمائے ہیں۔(۱) کثرت ذکر جس کے متعلق ایک حدیث میں ہے کہ تیری زبان ہر وقت ذکر سے تر رہنی چاہیے (۲) اعلانیہ وخفیہ طور پر کثرت سے صدقہ خیرات کرنا چاہیے۔ اس کے متعلق ضابطہ یہ ہے کہ جہاں یہ امید ہو کہ میرے اعلانیہ صدقہ دینے سے دوسروں کو بھی ترغیب ہوگی وہ بھی صدقہ دیں گے وہاں اعلانیہ صدقہ کرنا چاہیے اور اگر اجتماعی معاملہ نہ ہو انفرادی طور پر صدقہ دینا ہو تو پوشیدہ دینا چاہیے اور کثرت سے دینا چاہیے۔ کثرت ذکر اور صدقہ کے اس حدیث میں تین دنیوی فوائد بیان کیے گئے ہیں۔(۱) رزق فراخ کیا جائے گا۔(۲) اللہ تعالیٰ کی مدد نصیب ہوگی (۳) دنیوی نقصانات کی تلافی ہوگی۔ ایک دوسری حدیث میں صدقہ کرنے کا ایک فائدہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ صدقہ کرنے سے آنے والی مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں۔

جمعۃ المبارک کی فرضیت: حضور ﷺ نے فرمایا کہ آج کے دن سے تم پر جمعہ فرض ہے قیامت تک فرض رہے گا۔

جمعہ چھوڑنے والے کے لیے بددعا: حضور ﷺ نے رحمت کائنات ہونے کے باوجود جمعۃ المبارک چھوڑ دینے کی عادت بنا لینے والے کو بددعا دی ہے کہ اللہ کرے اس کے منتشر کام جمع نہ ہوں یعنی وہ پریشان رہے اسے سکون نہ ملے۔

جمعہ چھوڑنے کی فوری سزا: جمعہ چھوڑنے کی عادت بنا لینے والے کے دوسرے اعمال بھی قبول نہیں ہوتے، اس کی نماز روزہ حج زکوٰۃ اور دیگر نیکیاں اس کی توبہ تک موقوف رہتی ہیں جب وہ جمعہ چھوڑنے کے گناہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دوسرے نیک اعمال بھی قبول فرما لیتے ہیں۔

نماز کی امامت ناجائز ہونے کی چند صورتیں:

(۱) عورت امام اور مرد مقتدی ہو۔ حضور ﷺ نے اس سے منع کیا۔ امریکہ و یورپ میں کچھ عرصہ پہلے یہ بحث چلی۔ بعض تجدد پسند عورتوں نے جماعت کرائی اور اسے بعض تجدد پسند حضرات خصوصاً صحافیوں نے خوب اچھالا۔ ان عورتوں کی یہ حرکت اور صحافیوں کی طرف سے ان کا دفاع دونوں ہی خلاف اسلام ہیں، حال ہی میں ایک عورت کی تصویر اخبارات میں شائع ہوئی ہے، وہ ننگے سر اور جوتے، پینٹ شرٹ پہنے ہوئے اذان دے رہی ہے۔ یہ دین کی خدمت نہیں، دین سے مذاق ہے۔

(۲) دیہاتی کسی مہاجر کی امامت نہ کرائے۔ دیگر روایات سامنے رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاجر سے غالباً شہری مراد ہے۔ دیہاتی عموماً کم علم اور شہری عموماً صاحب علم ہوتے ہیں مقصد یہ ہے کہ ایک کم علم شخص، علم والوں کا امام نہ بنے۔ یہ مسئلہ بھی واضح رہے کہ اگر ایک مسجد میں امام متعین ہے تو اس کی رضامندی کے بغیر کوئی دوسرا شخص امام نہیں بن سکتا۔

(۳) فاسق فاجر شخص، متقی لوگوں کا امام نہ بنے۔ اگر بنے گا تو نماز ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی۔

اضطراری حالت کا حکم: آخری صورت سے اضطراری حالت کا استثناء کیا گیا کہ اگر حاکم وقت ایک فاسق کو امام بننے پر مجبور کرے اور فاسق کو حکم عدولی کی صورت میں قید وبند یا جان کا خوف ہو تو جائز ہے۔